بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۲۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

یوم شنبہ

جلد ۳۰ | ۱۳ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش | ۲۸ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۶۱ ھ | ۱۳ ماہ جون سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۳۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے پھوڑے کا زخم گو چھوٹا ہو گیا ہے۔ مگر اس کے مندمل ہونے کی رفتار بہت کم ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ جماعت احمدیہ کوٹ آغا خان ضلع سیالکوٹ کے جلسہ میں شمولیت کے لئے جا رہے ہیں۔

در فاتر الفضل قادیان — ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

صوبہ سرحد میں ایک احمدی کے قتل کا تازہ حادثہ

گذشتہ ہفتے صوبہ سرحد میں جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والا جو المناک حادثہ پیش آیا اس کا ذکر ایک گذشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے اس کے بعد اس وقت تک ہمیں کوئی مزید حالات معلوم نہیں ہوئے۔ اور نہ یہ پتہ لگا ہے کہ ذمہ دار حکام نے اس سفاکانہ قتل کے متعلق اپنے فرائض ادا کرنے میں کہاں تک کوشش کی ہے۔ توقع ہے۔ کہ حکام اتنے بڑے حادثہ کے متعلق جو نہ صرف جماعت احمدیہ کے ایک معزز فرد اور حکومت کی اعلےٰ فوجی خدمات بجا لانے والے شخص سے تعلق رکھتا ہے بلکہ آئندہ کے متعلق بھی بہت سے خطرات کا لازم ہے۔ پوری کوشش اور سعی سے کام لیں گے اور بے رحم قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔

صوبیدار خوشحال خان صاحب ایک مخلص اور دیندار احمدی تھے۔ اور یہی صفات مخالفین کے لئے وجہ عناد اور ان کے لئے موجب شہادت بنیں۔ انہوں نے ہمیشہ اپنے آپ کو وحشی اور درندہ صفت مخالفین کے خطرہ میں گھرا ہوا پایا۔ لیکن کسی قسم کی کمزوری یا تشویش کو کبھی اپنے پاس نہ پھٹکنے دیا۔ اور اب جبکہ وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں مردانہ وار اپنی جان قربان کر کے ان شہداء میں شامل ہو چکے ہیں جن کے متعلق خدا تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء عند ربکم ولکن لا تشعرون۔ کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں جو قتل کئے جائیں۔ انہیں مردہ مت کہو۔ وہ اپنے رب کے حضور زندہ ہیں لیکن تمہیں معلوم نہیں ہوتے۔ ہم ان کے تمام خاندان بلکہ صوبہ سرحد کے تمام احمدیوں کو صوبیدار صاحب کی قابل رشک موت پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ صوبہ سرحد اس سے قبل بھی خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کرنے والے مجاہدین پیش کر چکا ہے۔ اور اب جبکہ اس نے ایک تازہ قربانی پیش کی ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ جماعت احمدیہ اس پر رشک کرے اور اسے مبارکباد پیش کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے مخلصین میں خدا تعالےٰ کی راہ میں جانی اور مالی قربانی پیش کرنے کا ایسا جذبہ اور شوق پیدا کر دیا ہے۔ کہ ہر اس موقعہ پر جبکہ کوئی بھائی شہادت کی سعادت سے بہرہ اندوز ہوتا ہے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے اس ارشاد کے مصداق پاتے ہیں۔ کہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر۔ ہم میں سے بعض تو وہ ہیں۔ جو شہید ہو گئے اور باقی اس بات کے منتظر ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ توفیق دے۔ تو اس کی راہ میں اپنی جانیں پیش کر دیں۔ مگر ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مبارک ہیں وہ جنہیں یہ سعادت نصیب ہوئی۔ اور مبارک ہوں گے وہ جنہیں آئندہ نصیب ہوگی۔ ہمارا فرض صرف یہ ہے کہ ہم یہ سعادت حاصل کرنے کے پورے جوش کے ساتھ خواہشمند ہوں۔ اور جب کوئی ایسا موقعہ پیش آئے۔ تو ایک بال برابر لغزش کھائے بغیر نہایت خوشی سے اپنی جانیں خدا تعالےٰ کی راہ میں پیش کر دیں

نادان ظالم سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح وہ احمدیت کا خاتمہ کر دیں گے۔ اور احمدیت کی ترقی کو خوف اور وحشت پیدا کر کے روک دیں گے۔ لیکن انہیں کیا معلوم۔ کہ شہید ہونے والے احمدی کے خون کا ایک ایک قطرہ احمدیت کی ترقی کے لئے کھاد کا کام دیتا ہے۔ اور شہادت کا ہر واقعہ ہر احمدی میں از سر نو شوق شہادت پیدا کر دیتا ہے در اصل وہ سنگلاخ سرزمین جو خدا کے کسی مخلص بندے کے خون کا مطالبہ کرتی ہے جب کسی مومن کے خون سے سینچی جاتی ہے۔ تو ایک کی بجائے کئی مخلصین پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ہمارا دعوےٰ ہی نہیں۔ بلکہ واقعات ہیں۔ کہ اس وقت تک صوبہ سرحد میں اور اس کے پار سرزمین کابل میں نہایت سفاکی کے ساتھ کئی ایک بے گناہ احمدیوں کا وحشیانہ طور پر خون بہایا گیا۔ اور اس بات کی انتہائی کوشش کی گئی۔ کہ لوگوں کو اتنا خوفزدہ کر دیا جائے کہ کوئی شخص احمدیت کا نام تک نہ لے۔ لیکن یہ انتہائی سفاکی احمدیت کی ترقی کو ہرگز نہیں روک سکی۔ احمدیت دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی جا رہی ہے۔ اب اس حادثہ کے بعد جبکہ ظالموں نے صوبیدار صاحب کو قتل کر کے احمدیت کے متعلق یہ تحریری چیلنج دیا ہے۔ کہ "قادیانی مذہب چھوڑ دو۔ رسول کریم کا دین مت خراب کرو ورنہ سب قتل کر دیئے جاؤ گے"۔ احمدیت کی ترقی رکے گی نہیں۔ بلکہ روز افزوں ہوگی۔ انشاء اللہ۔ کیونکہ تشدد حق و صداقت کو دبا نہیں سکتا۔ بلکہ اسے اور زیادہ نمایاں کر دیتا ہے

در اصل علماء نے عوام کے قلوب میں جو یہ بات پیدا کر رکھی ہے۔ کہ احمدیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو خراب کرنے والی ہے۔ یہی جہالت اس قسم کے افعال شنیع کراتی ہے۔ جو انسانیت کے چہرے پر نہایت بدنما داغ ہیں۔ اور اسی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کے علماء کو شرّ من تحت ادیم السماء کا مصداق قرار دیا ہے۔ ورنہ اگر ان میں کچھ بھی خیر۔ اور صلاحیت ہوتی۔ ان کی آنکھوں میں کچھ بھی بصارت پائی جاتی۔ تو وہ دیکھتے اور سمجھتے اور دوسروں کو سمجھاتے کہ احمدیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو خراب نہیں کر رہی۔ بلکہ اس کی حفاظت کر رہی اور اسے دوسرے دینوں پر غلبہ دے رہی ہے۔ کیا ہی حیرت انگیز بات ہے۔ کہ ان لوگوں کو جو احمدیوں کے خلاف یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو خراب کرنے والے ہیں یہ تو نظر نہیں آتا کہ ان میں سے کتنے لوگ مرتد ہو کر عیسائیت کی آغوش میں جا چکے ہیں اور جا رہے ہیں اور کتنے آریہ بن کر اسلام کے بدترین دشمن بن چکے ہیں لیکن احمدی جو اسلام کی ہر ممکن خدمت کر رہے ہیں اور اس کے لئے جانی اور مالی قربانیاں پیش کرتے رہتے ہیں۔ انہیں دشمن اسلام قرار دیتے ہیں

اگر مخالفین کے دلوں میں اسلام کی ایک ذرہ بھی محبت ہوتی۔ اور اگر یہ لوگ اسلام کی حقیقت کچھ بھی سمجھتے۔ اور اگر ان لوگوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کچھ بھی غیرت ہوتی۔ تو آج ان کی یہ حالت نہ ہوتی۔ کہ وہ خادمان دین اور غلامان رسول کریمؐ کو تو دشمن اسلام قرار دیں۔ اور انہیں قتل کرتے پھریں۔ لیکن وہ لوگ جو مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے مسلمان گھرانوں میں پرورش پائی۔ لیکن آج عیسائی اور آریہ بن کر اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ایسی ایسی بدتہذیبی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کہ جس کا ذکر کرنا بھی ہمارے لئے ممکن نہیں انہیں اپنا دوست سمجھتے ہیں ابھی ابھی جس شخص نے آریہ اخبار "پرکاش" میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس کے خلاف نہایت ناپاک الفاظ استعمال کر کے مسلمانوں کے قلوب کو زخمی کیا۔ اور انہیں بے حد دکھ پہونچایا وہ سرحد کے کسی مسلمان گھرانے کا ہی نونہال ہے جس کے متعلق احراری اخبار زمزم نے لکھا ہے کہ وہ عیسائی بھی رہ چکا ہے۔ ایسے لوگوں کے خلاف تو کبھی اظہار ملال بھی نہیں کیا گیا۔ کیوں کیا اس کی وجہ یہی نہیں کہ احمدیت کے خلاف کھڑے ہونے والے اور احمدیوں کو قتل کرنے والے خود اسی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ اور وہ بھی اسلام سے اتنے ہی دور ہیں جتنے کھلم کھلا ارتداد اختیار کر کے آریوں یا عیسائیوں میں جا ملنے والے

ان حالات میں نہایت ضروری ہے۔ کہ اسلام کی محبت اور اسلام سے وابستگی رکھنے والے مسلمان ان لوگوں کے خلاف سخت نفرت کا اظہار کریں۔ جو اسلام کے حقیقی خادموں اور اسلام کے دشمنوں میں تمیز کرنا نہیں جانتے کیونکہ ایسے لوگ اسلام سے ارتداد اختیار کرنے والوں کی نسبت کچھ کم مجرم نہیں بلکہ ایک رنگ میں بڑھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ اسلام میں ہو کر اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں:۔

تحریک جدید سال ہشتم کے وعدے اور زمیندار احباب

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"زمیندار احباب کے لئے جون کے آخر تک مدت مقرر ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس زمانہ میں قحط کی وجہ سے بوجھ بہت ہیں۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ جس وقت انسان کو تباہی کے آثار نظر آتے ہیں۔ تو قربانی کی روح بھی بہت بڑھ جاتی ہے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد زمیندار احباب کے خصوصیت سے پیش کرتے ہوئے گزارش ہے کہ ہر زمیندار جس کا وعدہ سال ہشتم پورا نہیں ہوا کوشش کر کے ۳۰ جون تک ادا کر دے۔ کیونکہ اس کی فصل نکل چکی ہے۔ اور اس وقت کی ادائیگی اسے السابقون میں شامل کر دے گی۔ جب تک اس کی فصل نہ نکلی تھی۔ اس وقت تک مجبوری تھی۔ پس ہر زمیندار جماعت کے عہدہ دار اور وعدہ کرنے والے افراد کوشش کریں۔ کہ ان کا وعدہ ۳۰ جون تک پورا ہو جائے۔ تا وہ ان لوگوں میں آ جائیں۔ جو سابق کی روح اپنے اندر رکھتے اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

صوبیدار خوشحال خان صاحب کے واقعہ قتل کے متعلق قرارداد

۹ جون بعد نماز مغرب دفتر جماعت احمدیہ بنوں میں جماعت احمدیہ بنوں کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) جماعت احمدیہ بنوں کا یہ جلاس اپنے ایک مخلص بھائی خوشحال خان صاحب احمدی صوبیدار پنشنر سکنہ موضع مینی تحصیل صوابی ضلع مردان کے قتل کے واقعہ کی طرف حکام کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہے۔ کہ ان مجرموں کو جنہوں نے یہ سنگدلانہ فعل کیا ہے قرار واقعی سزا دی جائے۔ قتل کے موقعہ پر قاتلان کا یہ تحریر چھوڑنا کہ "قادیانی مذہب کو چھوڑ دو۔ اور رسول کریمؐ کا دین خراب مت کرو۔ ورنہ سب قتل کر دیئے جاؤ گے"۔ گویا جماعت ہائے احمدیہ کو چیلنج ہے۔ حکومت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ایسی حالت میں جبکہ ایک گروہ ایسے باغیانہ اور مفسدانہ خیال کو دل میں رکھتا ہو۔ اور اس کو قرار واقعی سزا نہ دی جائے۔ تو یہ ایک افسوسناک فعل ہوگا۔ اور باغیوں کو ایسے افعال کثرت سے کرنے کا موقعہ دینے کا موجب ہوگا۔

(۲) اس ریزولیوشن کی نقول ہز ایکسی لنسی گورنر صاحب صوبہ سرحد۔ ڈپٹی کمشنر صاحب مردان اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس مردان کی خدمت میں بغرض مناسب و فوری کارروائی ارسال کی جائیں:۔

خاکسار۔ عبدالرحمن خان امیر جماعت احمدیہ بنوں

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد پر غربا کے لئے غلہ مہیا کرنے والوں کی فہرست

مندرجہ ذیل احباب نے اپنے وعدے پورے کرتے ہوئے گندم بھجوا دی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دوسرے جن احباب نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک غلہ فنڈ برائے غربا میں گندم یا نقدی برائے گندم کے وعدے بھجوائے ہیں۔ ان کی یاد دہانی کے لئے عرض ہے کہ وہ جلد سے جلد وعدوں کا ایفاء کرتے ہوئے گندم دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں۔ یا پھر ۱۲ ؍ ۴ روپے فی من کے حساب اس کی قیمت ارسال کر دیں:۔

وصولی گندم

نام	من سیر	نام	من سیر	نام	من سیر
اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد سعید صاحب قادیان	۱-۰	سید احمد صاحب فاروقی قادیان	۲-۱۲	محمد عالم صاحب قادیان	۱۶-۲
حضرت مفتی محمد صادق صاحب	۱۰-۰	خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب	۲۲-۰	چوہدری غلام محمد صاحب پنشنر	۱-۰
سید کے گیلانی صاحب بریلی	۱-۰	سید امام طاہر احمد صاحب	۵-۰	عبدالرحمن صاحب ابن چوہدری غلام محمد صاحب قادیان	۱-۰
ولائت حسین صاحب قادیان	۱۵-۰	مولوی عبدالغفور صاحب	۲۰-۰	ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ	۱-۰
		فضل الٰہی صاحب	۵-۰		

نقدی برائے خرید گندم

نام	روپے آنے	نام	روپے آنے	نام	روپے آنے
کبریٰ خاتون صاحبہ (غیر احمدی) اہلیہ ماسٹر یعقوب الیاس صاحب بصرہ حال قادیان	۴	محمد شریف صاحب چغتائی نئی دہلی	۵	علی بن عبدالقادر صاحب صوبہ بہار	۳-۰
مرزا منظور احمد صاحب پشاور	۳-۰	مرزا احمد بیگ صاحب شیخوپورہ	۱۰-۰	مولوی عبدالرحیم صاحب نیر قادیان	۱۲-۴
شیخ محمد صدیق صاحب کلکتہ	۵۰-۰	چوہدری مسعود احمد صاحب اوکاڑہ	۶-۲	حسن دین صاحب قادیان	۲-۱
ملک گل محمد صاحب پنشنر قادیان	۲-۰	سید محمد حسین شاہ صاحب قادیان	۸-۴	جماعت احمدیہ دہلی	۵۰-۰
سردار محمد صاحب نواب شاہ	۲-۰	عبدالرشید صاحب	۵-۰	جماعت کنجاہ	۸-۱۱
ملک امام دین گلاب دین صاحبان چھوٹا اودے پور	۱۰-۰	عبداللطیف صاحب دہلی	۵-۰	مولوی عبدالرحمن صاحب قادیان	۸-۱
		مولوی عبدالوہاب صاحب عمر قادیان	۶-۲	لفٹیننٹ کرنل محمد عطاء اللہ صاحب معہ اہل و عیال	[illegible]
		چوہدری فضل احمد صاحب کراچی	۹-۲۲	عزیزہ بیگم اہلیہ سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن	۵-۰
		محی الدین احمد صاحب رانچی	۲۵-۰		

خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری

جون کا رسالہ فرقان شائع ہو گیا ہے

(۱) رسالہ فرقان کے خریداروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماہ جون کا پرچہ ۱۰ تاریخ کو شائع ہو گیا ہے۔ جو تمام خریداروں کو بھیج دیا گیا ہے۔ اگر کسی خریدار کو رسالہ فرقان نہ ملے۔ تو وہ اس کی اطلاع ۲۰ جون تک دے دیں۔ اس کے بعد آنے والی اطلاع پر غور نہ کیا جائے گا۔ نیز اگر کسی دوست کا پتہ وغیرہ غلط درج ہو۔ تو وہ اسکی اطلاع بھی فوراً دیں۔ (۲) دفتر فرقان کو بعض ضرورتوں کے لئے ابتدائی نمبر یعنی اول و دوم و سوم درکار ہیں۔ جو دوست واپس دے سکتے ہوں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ کاغذ کی نایابی کے باعث ان کا دوبارہ چھپوانا ممکن نہیں:۔

مینیجر رسالہ فرقان قادیان

دُنیا کے اکمل ترین انسان کی ربّ العزّت سے مناجات

انسان نہایت ہی کمزور وجود ہے۔ جو ہر لمحہ۔ اور ہر گھڑی خدا تعالےٰ کی مدد اور اس کی نصرت کا محتاج ہے۔ اگر پل بھر کے لئے بھی خدا کی رحمت کا سایہ اُس کے سر پر نہ رہے۔ تو اس کا جینا محال ہو جائے۔ ہوا کو ہی لو جس پر انسانی زندگی کا انحصار ہے۔ اگر تھوڑی دیر کے لئے ہی ہوا مفقود ہو جائے۔ تو کیا انسان اور کیا حیوان سب دم گھٹ کر مر جائیں اسی طرح کوئی انسان اپنے مستقبل کو نہیں جانتا۔ وُہ اس بات سے آگاہ نہیں کہ کل اس پر کیا گزرنے والا ہے۔ کئی راتیں انسان اس طرح میٹھی نیند میں گزارتا ہے کہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے کوئی تکلیف مقدر نہیں۔ مگر جب دن چڑھتا ہے۔ تو اُسے اپنے چاروں طرف آفات ہی آفات دکھائی دینے لگتی ہیں۔ اسی طرح کئی دن آرام میں کٹتے ہیں۔ مگر راتیں گزرنی مشکل ہو جاتی ہیں۔

ان حالات میں مصائب سے محفوظ رہنے مصیبتوں کے آنے پر قلب میں برداشت کی طاقت پیدا ہونے۔ دُنیا اور آخرت میں ترقیات حاصل کرنے ۔ خدا کی محبت اور اس کے قرب میں بڑھنے ہر قسم کی خیر و برکت حاصل کرنے اور نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے عزیزوں رشتہ داروں ہمسایوں اہل محلہ اور اہل شہر کو فائدہ پہونچانے اور مصیبتوں میں اُن کے کام آنے کا کوئی نہ کوئی ذریعہ ہونا چاہیئے۔ ایسا ذریعہ جو حقیقی اور پائدار ہو۔ اور جس سے انسان ان پریشانیوں سے نجات حاصل کرسکتا ہو۔ اسلام جو تمام دُنیا کی نجات کے لئے آیا۔ وُہ بتاتا ہے۔ کہ مشکلات سے بچنے اور کامیاب ہونے کا گُر صرف دُعا ہے۔ وُہ دُعا جس کے متعلق ایک پاک نفس انسان نے کہا ہے ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زور دُعا دیکھو تو

اور جس کے متعلق حضرت مسیح ناصریؑ نے بھی کہا۔ "مانگو تو تمہیں دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ۔ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے۔ اُسے ملتا ہے۔ اور جو ڈھونڈتا ہے۔ وُہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے۔ اس کے واسطے کھولا جائے گا۔" (متی ۷/۷)

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سے بھی واضح الفاظ میں دُعا کی اہمیت ان الفاظ میں بیان فرمائی کہ الدعاء مخ العبادۃ عبادت کا مغز دُعا ہے۔ یعنی جس عبادت میں دُعا نہیں۔ وُہ ایک جسد بے جان کی حیثیت رکھتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے حضور ہرگز قبول نہیں ہو سکتی۔ اسی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود بھی نہایت کثرت سے دُعائیں کرتے۔ اور آپ نے اپنی امت کو بھی ہر وقت دُعاؤں سے کام لینے کی ہدایت فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ کھاتے پیتے چلتے پھرتے۔ گھر میں داخل ہوتے۔ اور باہر جاتے سوتے اور جاگتے حتیٰ کہ پاخانہ پیشاب کرتے وقت بھی دُعائیں مانگنے کی تلقین کی۔ اور خود اپنے نمونہ سے بتایا۔ کہ ایسے مواقع پر کیا دُعائیں مانگنی چاہئیں۔ پس وُہ دُعائیں جو اسلام اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سکھائیں۔ آپ کا ایک بہت بڑا احسان ہے جو آپ نے امتِ محمدیہ پر کیا۔ اگر آپ ہماری راہبری نہ فرماتے تو ہمیں کیا پتہ تھا۔ کہ کھانا شروع کرتے وقت کیا کہنا چاہیئے۔ اور کھانا ختم کرتے وقت کیا کہنا چاہیئے۔ ہمیں کیا معلوم تھا۔ کہ آئینہ دیکھتے وقت کیا دُعا مانگنی چاہیئے۔ سوتے وقت کیا دُعا مانگ کر سونا چاہیئے۔ اور جاگتے وقت کیا دُعا مانگنی چاہیئے۔

ہم اس کوچہ سے بالکل نابلد تھے۔ ہماری آنکھیں نابینا تھیں۔ ہمارے کان بہرے تھے اور ہمارے دل مردہ تھے۔ وُہ عظیم الشان انسان جس نے بنی نوع انسان کی آنکھوں کو روشن اُن کے کانوں کو تیز اور ان کے دلوں میں زندگی کی رُوح پھونک دی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ اور آپ نے ہی خالق اور مخلوق کے تعلق کو قائم کیا۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر آپ نہ آتے۔ تو دُنیا میں کامل اندھیرا۔ کامل تاریکی اور کامل ظلمت ہوتی نُور کا کہیں نشان تک نظر نہ آتا۔ اور انسان حیوانوں سے بھی بدتر ہوتا۔ مگر تعصب اتنی بُری بلا ہے۔ کہ بسا اوقات انسان دیکھتے ہُوئے نہیں دیکھتا۔ اور سنتے ہُوئے نہیں سُنتا۔ وُہی دُعائیں جو روحانیت کا خزانہ ہیں اور جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی امت کو بتا کر انہیں قیامت تک زیر بار احسان کیا۔ انہی کے متعلق بعض کہنے والے کہتے ہیں۔ وہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عصمت کو باطل ثابت کرنے والی ہیں۔ العیاذ باللہ۔ مثلاً ایک دُعا ہے

اللّٰھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب۔ اے میرے رب میرے اور میری خطاؤں کے درمیان دُوری ڈال دے۔ اتنی لمبی دُوری۔ اتنا طویل فاصلہ اور اس قدر غیر معمولی بُعد جیسے مشرق اور مغرب کے درمیان ہے جس طرح مشرق اور مغرب یک جا نہیں ہوسکتے۔ اسی طرح اے خدا میرے ساتھ کسی خطا کا تعلق نہ ہو۔ بلکہ میں اس سے ہمیشہ دُور رہوں۔ اور خطاؤں سے پاک اور منزہ رہوں۔ کتنی اعلےٰ دُعا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سکھائی۔ مگر عیسائی کہتے ہیں۔ کہ اس سے آپ کا خطاکار ہونا تو ثابت ہو گیا۔ حالانکہ خطا کے معنے گناہ کے نہیں۔

تاج العروس میں لکھا ہے۔ الخطاء ضد الصواب (جلد ۱۔ صلاے) قاموس جلد اول صلاا پر بھی یہی معنے لکھے ہیں۔ اس لحاظ سے دُعا کا مفہوم یہ ہے کہ اے میرے رب! میں کوئی ایسا کام نہ کروں جو راہ صواب سے ذرا بھی الگ ہو۔ اب کوئی بتائے۔ اس میں کونسی ایسی بات ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی معصومیت کو باطل ثابت کرنے والی ہے۔ اسی طرح دُعا ہے۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔

اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مجھے اپنے ذنب کا اقرار ہے۔ تو مجھے بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ ذنب کے معنے بتلائے جا چکے ہیں ظلم کے تین معنے ہوتے ہیں۔

اول وضع الشی فی غیر محلہ۔ یعنی جس موقعہ پر کوئی بات کرنی ضروری ہو۔ وہاں نہ کرنا۔ دوم انتقاص الحق کسی کا حق نہ دینا۔ سوم جور یعنی ظلم اور تعدی۔ اقرب الموارد میں ظلم کے معنوں میں لکھا ہے۔ وضع الشی فی غیر موضعہ ومنہ المثل من استرعی الذئب فقد ظلم وفلانًا جار علیہ وتعدی لہ الظلم ومنہ ظلم الوادی نرعیتہ وفلانًا حقہ نقصہ ایاہ ومنہ لم تظلم شیئًا ای لم تنقص۔ یہی معنے لسان العرب جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۶ پر اور تاج العروس جلد ۸ صفحہ ۳۸۳ پر لکھے ہیں اور وہاں یہ بھی لکھا ہے۔ ویقال ظلما یکثر وقیما یقل من الشیاء وز ولہما یستعمل فی الذنب الکبیر وفی الذنب الصغیر ولذالک قیل لآدم علیہ السلام فی تعدیہ ظالم وفی ابلیس ظالم وان کان بین الظلمین بون لعید۔ قاموس جلد ۴ صفحہ ۱۴۵ پر بھی یہی لکھا ہے

ان معانی کی روشنی میں اس دُعا کا مفہوم سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں رہتا۔ انسان چونکہ عالم الغیب نہیں ہوتا۔ خواہ وہ نبی اور رسول ہی کیوں نہ ہو۔ بلکہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو صاف طور پر فرما دیا ہے۔ کہ ما ادری ما یفعل بی ولا بکم۔ مجھے کچھ پتہ نہیں۔ کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔ اور تمہارے ساتھ کیا۔ اس لئے آپ دعا کرتے تھے کہ الہٰی ممکن ہے۔ ایک کام جس موقعہ اور محل پر مجھے کرنا چاہیئے تھا۔ اس موقعہ و محل پر میں نے وہ کام نہ کیا ہو۔ یا جس طریق سے اسے کرنا چاہیئے تھا اس طریق سے اسے سرانجام نہ دیا ہو۔ اور اس طرح میرے کام میں کوئی نقص رہ گیا ہو۔ پس اے خدا ایسے کاموں کے جو خراب نتائج نکلنے والے ہوں۔ اُن سے تو مجھے محفوظ رکھ کہ تیرے سوا کوئی ایسا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

علاوہ ازیں ظلم کے ایک اور معنے اپنے نفس پر ظلم کرنے اور اسے بدیوں سے روک کر نیکیوں پر چلنے کے لئے مجبور کرنے کے بھی ہیں اور یہ بات صفات محمودہ میں شامل ہے خود قرآن کریم نے اسے مومنوں کی صفات حسنہ میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات باذن اللہ ذالک ھو الفضل الکبیر (پ ۲۲ سورۃ فاطر ع ۴) اس صورت میں رب انی ظلمت نفسی کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ اے میرے رب میں نے اپنی طرف سے پُوری کوشش کی ہے کہ بدیوں سے بچوں۔ اور نفس کو نیکی کے رستہ پر چلنے کے لئے مجبور کروں۔ مگر پھر بھی واعترفت بذنبی مجھے اقرار ہے کہ مجھ سے اس راہ میں کمزوریاں سرزد ہوئیں تو میری ان کمزوریوں پر پردہ ڈال دے

اور اس کمی کو اپنے فضل سے پورا فرما دے۔ یہ معنی بھی ایسے ہیں۔ جن سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا۔ باقی جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ یہ دعائیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کو سکھائی ہیں۔ اور اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے قرآن میں اللہ تعالے نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ لاتقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولاً کریما (پ ۱۵) اپنے والدین کو اف بھی نہ کر اور ان کو ڈانٹ۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے والد تو ابھی دنوں وفات پاگئے تھے جب آپ مادر شکم میں تھے۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ چھ سال کی عمر میں فوت ہو گئیں۔ مگر خدا نے فرمایا لاتقل لھما اف تو اپنے ماں باپ کے سامنے اف بھی نہ کر۔ اس سے معلوم ہوا کہ گو مخاطب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں مگر مراد امت ہے۔ اسی طرح یہ دعائیں گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی مانگا کرتے تھے۔ مگر درحقیقت امت کو یہ بتانے کے لئے کہ ان دعاؤں کا مانگنا تمہارے لئے ضروری ہے۔ ہاں ان دعاؤں کے الفاظ ایسے ہیں۔ جن کے وہ معنی بھی ہیں جو عام لوگوں پر چسپاں ہوتے ہیں۔ اور وہ معنی بھی ہیں جو صرف انبیاء پر چسپاں ہوا کرتے ہیں۔ اوروں پر چسپاں نہیں ہو سکتے۔ جیسے ذنب یا ظلم کا لفظ جب ایک عام مومن اپنی دعا میں استعمال کرے گا۔ تو اس سے مراد گناہ ہی ہو گا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ لفظ اور مفہوم رکھے گا۔ جس کی تائید لغت عرب سے بھی ہوتی ہے۔

اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا کہ اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت اس کے معنی یہی ہیں۔ کہ اے میرے رب میری ان تمام بشری کمزوریوں پر پردہ ڈال دے۔ جو مجھ سے سرزد ہوئیں خواہ پہلے ہو چکی ہیں یا بعد میں ہوئی ہیں۔ ظاہر میں ہوئی ہیں یا پوشیدگی میں ہوئی ہیں۔ اور بشری کمزوریوں کا رسولوں کے اندر پایا جانا کوئی حرج کی بات نہیں ہوتی۔ خلق الانسان ضعیفا کے ماتحت ہر شخص کے اندر کمزوریاں ہوتی ہیں۔ اور رسول بھی چونکہ بشر ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کمزوریوں سے وہ بھی خالی نہیں ہوتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ سب سے زیادہ معصوم تھے۔ اس لئے آپ نے سب سے

زیادہ ایسی دعاؤں پر زور دیا۔ تاکہ تبلیغ رسالت کا عظیم الشان کام جو آپ کے سپرد تھا اس میں کوئی رخنہ واقع نہ ہو۔ اور اللہ تعالے آپ کے کام کو تکمیل تک پہونچا کر آپ کو مقام محمود عطا کرے۔ جو بالآخر آپ کو حاصل ہو گیا۔ زمین و آسمان آپ کی تعریف سے بھر گیا۔ اور اس طرح خدا نے اپنی فعلی شہادت سے ثابت کر دیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر دنیا کے پردہ پر کوئی شخص معصوم نہیں۔ سب سے زیادہ معصوم وہی ہے جس کا نام محمد ہے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولوی محمد علی صاحب کے چند مطالبات

کیا پہلی وحی کے نزول سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فوراً اپنی نبوت منکشف ہو گئی

مولوی محمد علی صاحب پیغام صلح ۲۸ اپریل میں لکھتے ہیں۔ "جناب میاں صاحب پر خود کوئی زد پڑے تو وہ اسے اٹھا کر فوراً رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ڈال دیتے ہیں۔ جب ان پر یہ اعتراض ہوا کہ آپ کے نزدیک حضرت مسیح موعود بارہ برس تک اپنی نبوت کو نہ سمجھ سکے۔ تو اس کا جواب دیا گیا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی نعوذ باللہ تین سال یا چھ سال تک اپنے دعوے کو نہیں سمجھ سکے تھے۔ اصل میں یہ اعتراض عیسائیوں کا تھا جسے جناب میاں صاحب نے مسیح موعود کی خلافت کا حق ادا کرنے کے لئے اپنا لیا"

آگے چلکر لکھتے ہیں:۔ "اس قادیانی ایجاد کو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھ سال تک اپنی نبوت میں شک رہا۔ ابھی ترقی دینے کی گنجائش ہے"

حوالہ کا مطالبہ

اس کے بعد مولوی صاحب نے تمسخر و استہزا کا طریق اختیار کرنے میں انتہا کر دی ہے مولوی صاحب کی عادت ہے۔ کہ وہ جس کے خلاف قلم اٹھائیں۔ اس کی طرف اپنی طرف سے بعض فقرات اور خیالات منسوب کر کے ان پر اپنے اعتراضات کی عمارت کھڑی کرتے ہیں۔ اور پھر خوب حق وکالت ادا کرتے ہیں۔ لیکن جب ان سے اصل حوالہ طلب کیا جائے۔ جس پر اُن کے اعتراضات کی بنیاد ہوتی ہے۔ تو پھر شان امارت کا قیام اسی بات میں سمجھتے ہیں۔ کہ اس مطالبہ کے مقابل بالکل خاموشی اختیار کریں۔ چنانچہ اس کی بعض مثالیں میں اپنے ایک سابقہ مضمون میں دے چکا ہوں۔ اوپر کی محولہ عبارت میں بھی جناب مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی طرف خود ایک بات منسوب کر کے اس پر اپنے اعتراض کی بنیاد رکھی۔ اور پھر اشتعال انگیزی اور تمسخر کا طریق اختیار کیا ہے۔ حالانکہ جہاں تک مجھے علم ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ہرگز یہ نہیں فرمایا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تین سال یا چھ سال تک اپنے دعوے کو نہیں سمجھ سکے۔ یا یہ کہ چھ سال تک آپ کو اپنی نبوت میں شک رہا۔ میں اول تو ایسے قول کا حوالہ طلب کرتا ہوں۔ اگر مولوی صاحب حوالہ نہ دے سکیں تو انہیں خود سوچ لینا چاہیئے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے خلاف ان کی مضمون نگاری مخلصانہ رنگ کی ہے۔ یا معاندانہ رنگ کی۔ اور پھر وہ اس پر بھی غور کر لیں۔ کہ ان کی اس قسم کی بحث انہیں اللہ تعالے کے حضور کس بات کا مستحق ٹھہراتی ہے۔

خلاف بیانی

حوالہ کے مطالبہ کے بعد اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے پر جو یہ اعتراض کیا ہے کہ جب آپ پر کوئی اعتراض پڑے۔ تو آپ اسے اٹھا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ڈال دیتے ہیں۔ اس میں خدا تعالے کے خوف کو بالائے طاق رکھ کر مولوی صاحب نے صریح خلاف بیانی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ یہ سراسر ناممکن ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق ہیں کبھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے کا خیال بھی دل میں لا سکیں۔ ہاں اگر کسی موقعہ پر آپ احمدیت پر اعتراض کرنے والے کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ پیش کر کے اس کے مسلمات سے ملزم کریں۔ تو یہ الزامی جواب کا وہ طریق ہو گا۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اختیار کیا۔ اور خود مولوی محمد علی صاحب بھی بارہا اسے اختیار کر چکے ہیں

معاندین احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الزامی جوابات کو پڑھ کر ضرور اشتعال انگیزی کی خاطر یہ کہتے رہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب پر جب کوئی اعتراض کرے۔ تو اس کی زد دوسرے انبیاء پر ڈال دیتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے خلاف بھی مولوی صاحب بلا کسی بنیاد کے اشتعال انگیزی کا ایسا ہی طریق اختیار کر رہے ہیں۔ گویا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے خلاف مولوی صاحب نے معاندین احمدیت کے طریق کو پورے طور پر اپنا لیا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے عیسائیوں کے کسی اعتراض کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہرگز نہیں اپنایا۔

انبیاء پر تدریجی انکشاف

اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک تحریر کو بگاڑ کر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ تا وہ آپ کے خلاف اشتعال انگیزی کا طریق اختیار کر کے بدظنی پھیلا سکیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحقیق یہ ہے کہ انبیاء کو انکے دعوے یا تعلیم کے متعلق تدریجاً انکشاف بھی ہو تو یہ امر کوئی قابل اعتراض نہیں بلکہ اللہ تعالے کمزور طبائع کو مدنظر رکھ کر ان کی استعداد کے مطابق انکشاف کرتا ہے۔ تا وہ ٹھوکر سے بچ جائیں۔ یہ باتیں لکھنے کے بعد اور قرآن مجید کے تدریجی نزول کے ذکر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعوے مسیح موعود میں تدریجی انکشاف کے ذکر کے بعد آپ نے اپنی کتاب حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ ۱۵۷-۱۵۸ پر تحریر فرمایا ہے۔ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دعوےٰ بھی اسی طرح ہوا۔ سب سے پہلے اقراء باسم ربک الذی خلق نازل ہوئی۔ اسمیں دیکھو نبی کے نام سے آپکو نہیں پکارا گیا۔ پھر سورۃ مزمل کی ابتدائی چند آیات نازل ہوئیں۔ اور آپکو مامور قرار دیا گیا

لیکن ان میں بھی نبی اور رسول کا لفظ نہیں۔ ہاں چند ماہ کے اندر آپ کو رسول سے یاد کیا گیا۔ جیسا کہ سورہ مزمل کی آخری آیات سے ظاہر ہے۔ اسی طرح کل دنیا کی طرف ہونے کا دعویٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت بعد میں کیا۔ اور قرآن کریم کی وہ آیات جن میں سب دنیا کو اس نور ہدایت کی پیروی کی دعوت دی گئی ہے۔ بہت مدت بعد کی ہیں۔ پھر خاتم النبیین ہونے کا اعلان بھی مدینہ میں ہوا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ بھی آہستہ آہستہ ہوا ہے؟

پھر فرماتے ہیں۔ "غرض کہ یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اصل دعویٰ کو اپنے کلام میں ظاہر تو پہلے ہی کر دیتا ہے لیکن اس پر ایک پردہ ڈال دیتا ہے جسے ایک خاص وقت اٹھا دیتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے۔ تو اسی وقت سے خاتم النبیین تھے۔ اور قرآن کریم کی ایک ایک آیت اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اس کے بعد اور کسی کتاب کی ضرورت نہیں لیکن ظاہر الفاظ میں بعد میں اعلان کیا گیا ہے" (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۵۸)

معلوم ہوتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب اس عبارت میں بیان کردہ حقائق سے معقول و مدلل طریق سے انکار کی توجیہات نہیں رکھتے تھے۔ اور انہیں حسب عادت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو مطعون کرنے کا شوق بھی پورا کرنا تھا۔ اس لئے حضور پر نور کی طرف یہ امر منسوب کر دیا۔ کہ آپ نے کہا ہے۔ کہ تین سال یا پانچ سال تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی نبوت کو نہ سمجھ سکے۔ اور یہ کہ چھ سال تک آپ اپنی نبوت کے متعلق شک میں رہے۔ حالانکہ اوپر کے حوالہ میں ان میں سے کوئی بھی بات مذکور نہیں۔ بلکہ صرف اس امر کا ذکر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنے مراتب کے متعلق تدریجاً انکشاف ہوا۔ اور یہ بات کوئی قابل اعتراض نہیں۔

مولوی صاحب غور فرمائیں۔ کیا اسی کا نام ہے۔ عیسائیوں کے اعتراض کو اپنا لینا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تو فرما رہے ہیں۔ کہ یہ بات کوئی قابل اعتراض نہیں۔

نص پیش کریں

ہاں اگر مولوی صاحب اس امر کو غلط سمجھتے ہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنے مراتب کے متعلق تدریجی انکشاف نہیں ہوا۔ بلکہ وہ یہ خیال رکھتے ہیں۔ کہ پہلے دن جب وحی نازل ہوئی۔ تو اسی وقت آپ پر اپنی نبوت کے متعلق انکشاف تام ہو گیا۔ تو اس امر کے ثبوت میں وہ قرآن و حدیث سے کوئی نص پیش کریں۔ اس کے ساتھ ہی ان کی توجہ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۰ کی طرف بھی مبذول کرانی چاہتا ہوں۔ تا مولوی صاحب ایسی نص کی تلاش میں زحمت اٹھانے سے پہلے ذرہ اسے بھی پڑھ لیں۔

اعجاز احمدی کا حوالہ

پھر میں مولوی صاحب سے یہ بھی دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بارہ سال تک اس بات سے بے خبر رہنے کی وجہ سے وہ کیا سمجھتے ہیں۔ کہ براہین احمدیہ میں آپ کو مسیح موعود قرار دیا گیا ہے۔ اور شد و مد سے مسیح موعود قرار دیا گیا ہے۔ مولوی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اعجاز احمدی کی اس تحریر سے تو انکار نہیں ہو سکتا جس میں حضور نے خود لکھا ہے۔ کہ میں بارہ سال تک اس بات سے غافل اور بے خبر رہا۔ کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں شد و مد سے مجھے مسیح موعود قرار دیا ہے۔ پس میں مولوی صاحب سے یہ دریافت کرتا ہوں۔ کہ حضرت صاحب کیوں بارہ سال تک بے خبر رہے۔ اگر اس کی وجہ مولوی صاحب کے نزدیک انکشاف تام کا نہ ہونا ہے۔ تو عقیدہ نبوت میں تبدیلی کی بھی یہی وجہ تسلیم کرنے میں مولوی صاحب کو کیا مشکل درپیش ہے۔ اگر مولوی صاحب کے نزدیک اس کی وجہ عدم انکشاف تام نہیں۔ بلکہ کچھ اور وجہ ہے۔ تو کیا وہ بتائیں گے کہ وہ کیا وجہ ہے۔

پھر وہ یہ بھی بتائیں۔ کہ ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اپنے دعویٰ مسیح موعود کے متعلق جس طرح ایک عرصہ بعد پورا انکشاف ہوا۔ کیا کسی اور مامور من اللہ کی زندگی میں بھی ان کے نزدیک اس قسم کی مثال پائی جاتی ہے۔ اگر ہے۔ تو کس مامور من اللہ کی زندگی میں۔ اور کس طرح؟ اگر ان کے نزدیک کسی مامور من اللہ کی زندگی میں اس قسم کی مثال نہیں پائی جاتی۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ مخصوص معاملہ پیش آنے کی ان کے نزدیک کیا وجہ ہے۔ کیا مولوی صاحب یا ان کا کوئی ہمنوا ان سب امور پر روشنی ڈالے گا۔ یا شایان عمارت کا قیام اسی میں سمجھیں گے۔ کہ خاموشی سے وقت گزار دیں۔

قاضی محمد نذیر لائلپوری
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

رشتہ ناطہ کے متعلق ضروری اعلان

شعبہ رشتہ و ناطہ کے رجسٹرات میں کئی پیشہ وران۔ دوکانداران۔ کاشتکاران۔ زمینداران کی درخواستیں رشتوں کے واسطے درج ہیں۔ بہت سے ان میں سے پڑھے لکھے اور اچھا گزارہ کرنے والے بھی ہیں۔ بعض شرعی جائز ضروریات کے ماتحت نکاح ثانی۔ اور بعض ادھیڑ عمر والے بیوگان سے شادی کرنے کے خواہاں ہیں۔ امراء پریذیڈنٹ صاحبان و کارکنان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ ان ضروری رشتوں کے اہتمام میں شعبہ ہذا کی مدد کریں۔ نیز چند معزز گھرانوں کی اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکیوں کے واسطے بھی رشتوں کی اشد ضرورت ہے۔ احباب اعلیٰ تعلیم یافتہ برسر روزگار معزز خاندانوں کے قابل شادی نوجوان لڑکوں۔ اور دیہات اور غرباء طبقہ کی لڑکیوں۔ اور قابل شادی بیوگان کی فہرستیں بھجوائیں۔ جب تک سلسلہ کے کاموں میں درد اور دلچسپی رکھنے والے احباب شعبہ رشتہ ناطہ کی مدد نہیں فرمائیں گے۔ اس شعبہ کو جو مشکلات عملاً پیش آ رہی ہیں۔ ان کا حل نہیں ہو سکے گا۔ فی الحال اس دفتر میں ان ذکور اور اناث کے نام موصول ہوتے ہیں۔ جو سالہا سال تک خود کوشش کرنے کے بعد مایوس ہو گئے ہوں۔ نتیجہ یہ ہے کہ سب سے زیادہ مشکلات رشتہ و ناطہ کے معاملہ میں غرباء اور درمیانہ طبقہ کے مردوں۔ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ کی لڑکیوں کے رشتوں کے واسطے احباب کو پیش آ رہی ہیں۔ اور احباب شکایت کرتے ہیں۔ کہ امور عامہ ان کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ بعض احباب معمولی ابتدائی درخواستیں رشتہ و ناطہ کے واسطے بھجوانے کے بعد دفتر کی طرف سے چٹھیوں کے نہ جواب دیتے ہیں۔ اور نہ مفصل مصدقہ کوائف بھجواتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ احباب نظارت ہذا کی مشکلات اسی رنگ میں حل کر سکتے ہیں۔ کہ اپنے اپنے یہاں کے قابل شادی نوجوانوں کی فہرستیں بھجوائیں۔ اور اہل الرائے دوست اپنے مفید مشوروں اور تجاویز سے بھی شعبہ ہذا کی مدد کریں۔

ناظر امور عامہ

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا پہلا سہ ماہی ٹرپ

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا سال رواں کا پہلا سہ ماہی ٹرپ ۳۱ ماہ ہجرت صبح ۱۰ بجے سے ۴½ بجے تک نہر پر منایا گیا۔ مجلس مرکزیہ کی طرف سے چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر بی اے نے شمولیت کی۔ سب سے پہلے تقریری مقابلہ ہوا۔ موضوع "قیام امن کے متعلق اسلامی تعلیم" تھا۔ آئیں سلطان محمود صاحب شاہد سیکرٹری مقامی مجلس خدام الاحمدیہ لاہور اول۔ اور ڈاکٹر سعید خالد صاحب دوم رہے۔ ازاں بعد سونگھنا۔ چکھنا۔ بلند آواز اور کبڈی کے مقابلے ہوئے۔ اس کے بعد چار قسم کی تیراکی کا مقابلہ ہوا۔ اور نہر میں واٹر پولو کا میچ بھی ہوا۔ کھیلوں کے مقابلہ کے بعد سیکرٹری صاحب مقامی نے گزشتہ سہ ماہی میں اول رہنے والے حلقہ دہلی دروازہ کی مختصر کارگذاری سنائی۔ اور پھر اس حلقہ کو سہ ماہی انعامی جھنڈا دیا گیا۔ اس کے بعد تقریری مقابلہ اور کھیلوں میں اول و دوم رہنے والوں کو انعامات دئیے۔ کھیلوں میں حلقہ اسلامیہ پارک اول رہا۔ اسے سہ ماہی انعامی بیج دیا گیا۔ اور زعیم حلقہ کو ہدایت کی گئی۔ کہ یہ بیج خدام الاحمدیہ کے ہر اجتماع میں لگا کر آیا کریں۔ اس سہ ماہی میں جو ممبر سب سے عمدہ کام کرتے رہے۔ وہ حلقہ دہلی دروازہ کے رکن عبد الحمید صاحب تھے چنانچہ انہیں بہترین رکن کا انعام دیا گیا۔ مجلس کے وقار کو قائم رکھنے کیلئے حلقہ دہلی دروازہ کے ایک رکن معراج الدین صاحب نے سزا کو بخوشی قبول کیا۔ چنانچہ ان کی اس سپرٹ پر انہیں بھی انعام دیا گیا۔ کھیلوں میں حصہ لینے والے اطفال کو بھی انعامات دئیے گئے۔ آخر میں محترم جنرل سیکرٹری صاحب مرکزی نے نوجوانوں کو [illegible]

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ فتح و صلح ۱۳۲۱ ھ

شعبہ وقار عمل

مقامی:- ۷ مساجد میں صفائی کی۔ ۳۰ گڑھے پُر کئے۔ ایک راستہ صاف کیا۔ ۶ نالیاں صاف کی گئیں۔ ایک مسجد کے صحن میں مٹی ڈال کر درست کیا گیا۔ ایک مسجد کی ٹوٹیوں میں پانی ڈالا گیا۔

بیرون:- لاہور، کراچی، لائل پور، اوڑ امرتسر، کیرنگ، سیدوالا۔ چک ۳۳۲ - توپ خانہ لاہور۔ کریام۔ گنج۔ لدھیانہ۔ گورداسپور اور انبالہ میں نالیوں یا بعض جگہوں میں صفائی کا کام جاری رہا۔ دنیا پور میں پندرہ گلیاں صاف کی گئیں۔ چک ۹۹ میں ایک جوہڑ کو مٹی سے پُر کیا گیا۔ کوئیں کے گرد منڈیر بنائی۔ بنگہ مسجد کی ایک دیوار بنائی۔ سونگھڑہ میں مسجد کے لئے ۱۲×۱۵ فٹ صحن تیار کیا گیا۔ اور کافی مقدار میں مٹی کھود کر ڈالی گئی۔ داتہ زید کا میں ۸۰ فٹ لمبی گلی صاف کر کے مٹی ڈالی گئی۔ چک ۱۷ میں ۱۵ فٹ لمبی اور ۴½ فٹ اونچی پختہ اینٹوں کی دیوار بنائی گئی۔ ایک گذرگاہ ۴ فٹ چوڑی ۴۴ فٹ لمبی بنائی گئی جس پر ۱۷۶ مکعب فٹ مٹی ڈالنی پڑی۔

مرکزی کارگذاری:- ۲۹ صلح ۱۳۲۱ھ کو وقار عمل منایا گیا۔ مقام عمل نصرت گرلز سکول والی سڑک تھی۔ ½۹ بجے کام شروع ہو کر ½۱۲ بجے ختم ہوا۔ اس وقت میں خدام اور انصار نے تندہی سے کام کیا۔ ۶۵۰۰ مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی۔ مقام عمل پر فسٹ ایڈ اور آب رسانی کا بھی انتظام تھا۔ نیز جھنڈہ اور خیمہ بھی نصب کیا گیا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی کام کا معائنہ فرمایا۔

شعبہ تعلیم

مقامی:- دارالبرکات میں ۱۰ درس۔ دارالسعۃ میں ایک۔ حلقہ مسجد اقصےٰ میں ایک ناخواندہ کی تعلیم کا انتظام کیا۔ دارالفتوح میں دعائیں یاد کرائی گئیں۔ دو حلقوں کو تعلیمی کام میں باقاعدگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔

بیرون:- چک ۹۹۔ دنیا پور۔ گوکھووال۔ کریام۔ توپخانہ لاہور۔ بنگہ سیدوالہ۔ داتہ زید کا۔ لائل پور۔ امرتسر اور چک ۱۷ جنوبی سرگودہا میں تعلیمی کام جاری رہا۔ لاہور اور لائلپور میں امتحان میں حصہ لیا گیا۔ گنج لاہور میں ایک لڑکے کو ایک جماعت کی تیاری کروائی گئی۔ چک ۹۹ اور چک ۱۷ میں ۱۵ اشخاص زیر تعلیم ہیں۔ لاہور میں خدام نے انفرادی طور پر سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کیا۔ امرتسر۔ چک ۳۳۲ گجرات۔ لائل پور۔ سرگودہ۔ لاہور۔ گورداسپور میں درس کا سلسلہ بھی مختلف طریقوں میں جاری رہا۔ داتہ زید کا اور کراچی میں نماز باترجمہ سکھائی گئی۔

شعبہ تربیت و اصلاح

مرکزی کارگذاری:- زعماء کو تین دن باقاعدہ نماز کی حاضری لگانے کے لئے کہا گیا۔ چنانچہ اکثر محلہ جات نے اس پر عمل کر کے رپورٹیں مرکز میں بھجوائیں۔ جملہ کارکنان صدر انجمن احمدیہ سے تبلیغ کے لئے وعدے لئے گئے۔ نظارت تالیف و تصنیف سے جمع مکتوبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ میں مدد حاصل کی گئی۔ قادیان کے حجاموں کی تنظیم میں خاص کوشش کی گئی۔ بعض مجالس کا تربیتی دورہ کیا گیا۔

مقامی:- قادیان کے قریباً جملہ محلہ جات میں نماز باجماعت کی طرف توجہ دی گئی۔ حلقہ مسجد اقصےٰ میں انسداد حقہ نوشی اور دارالبرکات اور دارالفتوح میں انسداد آوارہ گردی کی کوشش کی گئی۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ دارالفضل اور دارالشیوخ اور دارالعلوم میں خدام درس میں شریک ہوتے رہے۔ دارالرحمت۔ بورڈنگ تحریک جدید۔ اور دارالبرکات میں تربیتی اجلاس ہوئے۔

بیرون:- انبالہ۔ چک ۹۹۔ دنیا پور کانپور۔ لدھیانہ۔ گوکھووال۔ سیدوالا لاہور۔ کراچی۔ توپ خانہ بازار۔ گجرات داتا زید کا۔ امرتسر۔ چک ۳۳۲۔ چک ۲۱ دھلی۔ سرگودہا۔ اور لائلپور میں درس کا سلسلہ جاری رہا۔ چک ۹۹۔ کانپور۔ لدھیانہ سیدوالا۔ لاہور۔ کراچی۔ توپ خانہ بازار داتا زید کا۔ امرتسر۔ کیرنگ۔ بنگہ۔ سونگڑھ انبالہ۔ نواں شہر۔ لائل پور۔ گوکھووال۔ دہلی کریام اور چک ۲۱ میں نماز باجماعت کیطرف توجہ دی گئی۔ کانپور۔ گوکھووال۔ سیدوالا لائل پور۔ توپ خانہ بازار لاہور۔ گجرات لاہور۔ اور داتا زید کا میں تربیتی یا تبلیغی اجلاس ہوتے رہے۔ لدھیانہ۔ امرتسر لائلپور۔ اور چک ۲۱ میں انسداد حقہ نوشی کی کوشش کی گئی۔ چک ۹۹ اور لائل پور میں ڈاڑھی رکھنے کی تلقین کی گئی۔ سیدوالا کلکتہ۔ کانپور۔ سرگودہا۔ اور دہلی میں تقریروں کی مشق کی گئی۔ لائلپور۔ توپ خانہ لاہور چک ۳۳۲۔ داتا زید کا۔ نواں شہر اور چک ۲۱ میں تبلیغ کے لئے کوشش ہوتی رہی۔ انبالہ میں بیکاری کو دور کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور چک ۹۹ میں صلح مابین کی کوشش کی گئی۔

شعبہ ذہانت و صحت جسمانی

مقامی:- قادیان میں دو جگہ ورزش کا انتظام رہا۔ ماہ فتح میں اوسط حاضری ۴۰ کے قریب رہی۔ بوجہ انتظامات جلسہ سالانہ ورزش کے کام میں رکاوٹ رہی لیکن بعد میں خدام نے اس طرف توجہ شروع کر دی۔ دارالفتوح کے خدام جلسہ کے بعد عمدگی سے حصہ لیتے رہے۔ دارالفضل، مسجد مبارک، مسجد نفل اور ناصر آباد میں یہ کام سست رہا۔ ہر دو بورڈنگ دیگر کھیلوں میں بھی حصہ لیتے رہے۔

بیرون:- دنیا پور۔ گوکھووال داتہ زید کا۔ چک ۹۹۔ لاہور اور کریام میں خدام ورزش کرتے رہے۔ لائل پور۔ کراچی۔ دہلی۔ امرتسر اور لاہور میں بعض خدام انفرادی طور پر ورزش کرتے رہے۔

خاکسار خلیل احمد
جنرل سیکرٹری مجلس خدام احمدیہ مرکزیہ قادیان

ذوالفقار کے کارہائے نمایاں

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام "غازی" رکھا۔ اور حضورؑ کے دست حق پرست میں "ذوالفقار" دی۔ ساڑھے تیرہ صدیوں کے بعد پھر اُس "ذوالفقار" کے کارہائے نمایاں کے لطف نظارہ کی آرزو ہو تو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف کو ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت احباب جماعت کو ان تصانیف شریفہ کے مطالعہ کی عادت ڈالنے کی غرض سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر تین ماہ بعد حضورؑ کی کسی مختصر کتاب کے امتحان کا اہتمام کرتی ہے اس سلسلہ میں آئندہ امتحان انشاء اللہ اواخر جولائی میں منعقد ہوگا جس کے لئے "شہادۃ القرآن" بطور نصاب مقرر ہے۔ اس کی قیمت فی نسخہ ۴ر اور محصولڈاک ۱ر ہے۔ حسب ضرورت احمدیہ بکڈپو قادیان سے منگوا سکتے ہیں۔

زعماء و قواد حضرات سے التماس ہے۔ کہ وہ جلد از جلد امیدواران کی فہرستیں معہ فیس داخلہ

"الفضل" کے معاونین

ہمیں خوشی ہے۔ کہ حساس دل رکھنے والے اصحاب الفضل کی توسیع اشاعت کی طرف متوجہ ہیں۔ دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان اصحاب کا کفیل ہو۔ جو اس کے دین کی خاطر قربانی کرتے ہیں۔ حال میں جن اصحاب نے الفضل کی امداد فرمائی اُن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

(۱) جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آباد۔ آپ نے سال کی قیمت یکمشت ادا فرما کر ایک خریدار دیا۔

(۲) مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ۔ آپ نے ایک خریدار دیا۔

(۳) مرزا عبد اللطیف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شملہ۔ آپنے تحریک فرما کر دو اصحاب کو الفضل کا خریدار بنایا۔

(۴) پاملیٹ انفسیر میاں محمد لطیف صاحب ابن جناب میاں محمد شریف صاحب نے اڑھائی روپیہ کی رقم کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کیلئے ارسال فرمائی۔ (اس رقم میں ایک طالب حق غیر احمدی کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا گیا ہے۔) امید ہے۔ دوسرے اصحاب بھی اپنے جماعتی روزنامہ "الفضل" کی امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے

منیجر "الفضل"

دی پی واپس کر دینے والے اصحاب

احباب کو معلوم ہے۔ کہ ہم دی۔پی ارسال کرنے سے قبل فہرست شائع کرتے ہیں۔ اور درخواست کرتے ہیں۔ کہ احباب یا خود رقم ارسال فرما دیں۔ یا دی۔پی روکنے کی اطلاع بھیجدیں۔ بصورت دیگر دی۔پی وصول کرنے کیلئے تیار رہیں۔ جو دوست اول الذکر دو صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار نہیں فرماتے۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ وہ دی۔پی وصول کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے بعد انکا اخلاقی فرض ہو جاتا ہے کہ دی۔پی وصول کریں ہمیں افسوس ہے۔ کہ ہماری متواتر اور پے در پے گذارشات کے باوجود بعض دوست بے اعتنائی سے دی۔پی واپس کر دیتے ہیں۔ اور اسطرح گویا دیدہ دانستہ دفتر کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس مہینہ اس وقت تک جن دوستوں نے دی۔پی واپس کئے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) میاں نور الہٰی صاحب ٹانڈہ (۲) ملک غلام حسین صاحب جالندھر شہر (۳) نجابت ظہیر احمد صاحب ایبٹ آباد۔ (۴) منشی عبد الغنی صاحب دھرم کوٹ بگہ۔ (۵) ملک علی حیدر صاحب لدھن۔ (۶) سعود الرحمن صاحب رتہ امرال راولپنڈی (۷) مولوی محمد عبد اللہ صاحب پیرکوٹ گوجرانوالہ (۸) چوہدری غلام رسول صاحب لاہور چھاؤنی۔ ان آٹھ اصحاب کے دی۔پی واپس کر دینے سے دفتر کو ایک روپیہ دس آنے کا نقصان اٹھانا پڑا۔ خاکسار منیجر "الفضل"

ہماری گذارش

ہم متواتر احباب کی خدمت میں عرض کر رہے ہیں۔ کہ یکم جون کو دی۔پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اور کہ احباب انہیں وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ اُمید ہے احباب ہماری اس استدعا کو فراموش نہ فرمائیں گے۔ اور کاغذ کی گرانی اور نایابی کی وجہ سے پیدا شدہ مشکلات کا احساس فرماتے ہوئے ہر ممکن تعاون فرمائیں گے۔ جو احباب دی۔پی رکوا کر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرما چکے ہیں۔ وہ بھی براہ کرم حسب وعدہ جلد بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرمادیں۔

خاکسار منیجر "الفضل"

ضرورت ہے

ایک ایسے کلرک کی جو کہ انگریزی میں حساب کتاب رکھ سکتا ہو۔ اور کسی حد تک ٹائپ کا کام بھی جانتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹ ۳۰ معرفت منیجر صاحب الفضل قادیان کے پتہ پر ارسال ہوں

دو مکان

ایک کنال زمین میں الگ الگ بنے ہوئے محلہ دار الفضل مسجد کے بالکل قریب قادیان میں قابل فروخت ہیں۔ جو صاحب لینا چاہیں قیمت کا تصفیہ پتہ ذیل سے کریں۔

ڈاکٹر منظور احمد قادیان ضلع گورداسپور

اٹھرا اسقاط کا مجرب علاج
حب اٹھرا

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ اُن کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں وکشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ (عہ) مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ دوا خانہ معین الصحت قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹروں۔ گارڈز۔ کلرکوں اور سٹورمینوں کی ضرورت ہے ملٹری ریلوے یونٹس کیلئے یہ سروس نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ٹریننگ کے بعد ہندوستان میں ہو سکتی ہے۔ اور بیرون ہند بھی

۲۔ امیدواران کیلئے ضروری ہے۔ کہ کسی منظور شدہ یونیورسٹی کے میٹرکولیشن سٹنڈرڈ یا اس کے مترادف کسی امتحان سے کم تعلیمی اوصاف نہ رکھتے ہوں اور انکی عمر ۱-۳-۴۲ کو علی الترتیب ۴۰ سال زیادہ اور ۱۷ سال سے کم نہ ہو۔ تنخواہ اور الاؤنس حسب ذیل ہوگا

نوعیت ملازمت	دوران ٹریننگ الاؤنس	ٹریننگ کے بعد امتحان پاس کرنے پر تنخواہ ہندوستان میں	بیرون	عرصہ ٹریننگ
اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر	۴۶ روپے	۵۸/۱۰/-	۶۸/۱۰/-	چار ماہ
گارڈ	۴۶/-/-	۵۸/۱۰/-	۶۸/۱۰/-	ایک ماہ
کلرک	۴۹/-/-	۶۳/۱۰/-	۷۳/۱۰/-	دو ماہ
سٹورمین	۴۹/-/-	۶۳/۱۰/-	۷۳/۱۰/-	دو ماہ

راشن اور یونیفارم بعد ٹریننگ فری ہوگا۔ اور اپنے یونٹس میں شامل ہونے کے بعد اعلیٰ گریڈ میں ترقی کا امکان ہے

۳۔ تمام درخواستیں جن میں اپنے تعلیمی اوصاف اور سابقہ تجربہ کی تفصیلات درج ہوں اس پتہ پر ارسال کریں۔ ڈپٹی جنرل منیجر (ریکروٹنگ) نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

مکمل وید حکیم ڈاکٹر بننے کیلئے

گھر بیٹھے آیورویدک۔ یونانی حکمت۔ ہومیوپیتھک وغیرہ کے آسان شرائط پر امتحان دیکر سند اور ڈپلومے حاصل کرنیکے قواعد مفت طلب کریں۔

منیجر اولڈ انڈین میڈیکل کالج انبالہ شہر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

بوائے فائرمینوں گریڈ ۳۵-۲-۵/۲-۳۰ کی سات اسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تین اسامیاں مسلمانوں کیلئے ۲۔ انگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپینوں کیلئے اور ایک دیگر اقلیتوں کیلئے مخصوص ہیں۔ عمر ۱۲ اگست ۴۲ء کو ۱۶ سے بیس سال تک ہونی چاہیئے۔ ڈویژنل دفاتر میں مجوزہ فارم پر درخواستیں موصول ہونیکی آخری تاریخ ۱۱ جولائی ۱۹۴۲ء ہے۔ کم سے کم تعلیمی اوصاف میٹرکولیشن سیکنڈ ڈویژن یا اسکے مترادف امتحان ہے۔ درخواستوں کے ہمراہ چال چلن تعلیمی اوصاف اور کھیلوں میں مہارت کے سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول آنی چاہئیں۔ مکمل تفصیلات جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام ایک ایسا لفافہ آنے پر مہیا کی جا سکتی ہیں جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اپنا پورا پتہ درج ہو بیرونی لفافہ کے بائیں بالائی کونہ پر یہ الفاظ لکھیں۔ "بوائے فائرمین کی خالی اسامی"

جنرل منیجر

دی۔پی وصول نہ کرنا دفتر کو سراسر نقصان پہنچانے کے مترادف ہے پس اس سے احتراز فرمایئے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۱۰ جون۔ سبسٹاپول پر جرمن یورش کو چھ دن ہو گئے ہیں۔ مگر روسی بہادر ابھی تک ڈٹے ہوئے ہیں اور دشمن کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اخبار "ریڈ سٹار" نے لکھا ہے کہ حکومت روز بروز خراب ہو رہی ہے اور دشمن کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔ وہ شدید نقصانات اٹھانے کے باوجود برابر کمک اور رسد لا رہا ہے۔ بکتر بند دستوں کے علاوہ اسنے ایک لاکھ پیدل فوج بھی اس محاذ میں جھونک دی ہے۔ نومبر ۱۹۴۱ء کے آخر میں جرمنوں نے اس بندرگاہ کا محاصرہ کیا تھا۔

قاہرہ ۱۰ جون۔ مشرق وسطیٰ کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ بئر الحکیم پر دشمن نے وسیع پیمانہ پر حملہ کیا۔ جسے پسپا کر دیا گیا۔ دشمن نے اپنے حملہ میں کافی تعداد میں ٹینکوں اور بمباروں کے علاوہ پیادہ سپاہ سے بھی کام لیا۔ ہمارے مشینی دستے دشمن کی سپلائی لائن کو برابر اور موثر طور پر پریشان کر رہے ہیں۔ پانچ [illegible] لڑائی میں جرمنوں نے پانچ بار بئر الحکیم کے محافظوں کو ہتھیار ڈالنے کا حکم دیا۔ جسے انہوں نے ٹھکرا دیا۔ حالات تشویشناک نہیں ہیں۔ اور سٹاک کے متعلق ہماری ضروریات پوری ہو رہی ہیں۔

لنڈن ۱۰ جون۔ سر آرچیبالڈ سنکلیئر وزیر ہوائی نے آج دارالعوام میں اعلان کیا کہ اس امر کی سکیم تیار ہو رہی ہے کہ برطانیہ میں بھاری امریکن ہوائی دستے تعینات کئے جائیں۔

چنگکنگ ۱۰ جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ چینی دستوں نے ہوپی کے محاذ پر ایک اہم مقام سین لیاؤ جاپانیوں سے واپس لے لیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور شہر داشانگیو بھی دشمن سے چھین لیا ہے۔ جاپانیوں نے بھی ایک شہر شنگیانگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۱۰ جون۔ آج اعلان کیا گیا۔ کہ ریاست واشنگٹن کے شمالی کنارے کے قریب ایک آبدوز کے حملہ سے امریکہ کا ایک تجارتی جہاز غرق ہو گیا۔ شمالی بحر اوقیانوس کے ساحل کے قریب یہ دشمن کی پہلی سرگرمی ہے۔

ڈبلن ۱۰ جون۔ آج شب غیر متوقع طور پر آئرلینڈ کے صدر مقام میں بلیک آؤٹ کیا گیا۔ جس کی وجہ بیان نہیں کی گئی۔

لنڈن ۱۰ جون۔ ٹرکش گورنمنٹ نے بحیرہ اسود میں ترکی کے جہازوں کو جانے کی ممانعت کر دی ہے۔ کیونکہ گذشتہ سالوں میں اس سمندر میں اسکے کئی جہاز ڈوب گئے ہیں۔ جو بلغاریہ اور استنبول کی بندرگاہوں کے درمیان آتے جاتے اور تجارتی سامان جرمنی کیلئے لیجاتے تھے جرمن ان جہازوں کی غرقابی کو روسی آبدوزوں کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر عجیب بات ہے کہ وہ ہمیشہ سامان اتار کر واپس جاتے ہوئے ڈوبتے رہے ہیں۔

ماسکو ۱۱ جون۔ سبسٹاپول کے محاذ پر جرمن فوجوں کو ۲ ہزار سپاہیوں کا روزانہ نقصان ہو رہا ہے۔ اب اس لڑائی نے ایسی صورت اختیار کر لی ہے کہ ہٹلر کا وقار خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ جسے بچانے کے لئے وہ اپنی ساری طاقت کو استعمال میں لا رہا ہے۔

قاہرہ ۱۰ جون۔ کل محوری فوجوں نے بئر الحکیم پر جو حملہ کیا۔ وہ اتنا سخت تھا کہ ساری لڑائی میں ایسا سخت حملہ پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ جھپٹ کر بمباری کرنیوالے طیارے آسمان پر چھائے ہوئے تھے۔

چنگکنگ ۱۱ جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جاپانیوں کی زبردست فوج چوشین کے شمال میں چنگشان کی طرف بڑھ رہی ہے۔ جو چوشین سے ۲۶ میل مغرب میں ہے۔ ایک اور جاپانی فوج نے نانچنگ کے مغرب میں کنگی کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۱۱ جون۔ جنگی محکمہ کے ایک ترجمان نے آج صبح جرمنوں کے اس دعویٰ پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ کہ جاپانیوں نے الجزائر الیوشن کے کئی اڈوں کو تباہ کر دیا ہے۔

احمد آباد ۱۰ جون۔ یہاں ایک ۱۳۵ سالہ بڑھا مسلمان ہوا ہے۔ ۱۸۵۷ء کے غدر کے وقت اسکی عمر پچاس تھی۔ اس کے پاس عہد مغلیہ کے کچھ سکے بھی تھے۔ پوسٹ مارٹم کرنے پر معلوم ہوا کہ موت حرکت قلب بند ہونے سے واقع ہوئی ہے۔

دہلی ۱۱ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ڈیوک آف گلوسٹر ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔ سندھ کے گورنر نیز کمانڈر انچیف کے نمائندہ نے کراچی کے ہوائی اڈہ پر ان کا استقبال کیا۔

دہلی ۱۰ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت ہند امریکن صنعتی مشن کی رپورٹ پر زیادہ سے زیادہ عملدرآمد کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اگزیکٹو کونسل کے ممبروں کی ایک سب کمیٹی فنانس اور رسل و رسائل کا جائزہ لیگی۔ جس کے اجلاس روزانہ ہونگے۔

کراچی ۱۰ جون۔ صرف گذشتہ ایک ہفتہ میں چار سو سے زائد حر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اُن کی سرگرمیوں کے انسداد کے لئے جو قانون نافذ ہوا ہے۔ اس کے ماتحت تین ٹریبونل مقرر کئے گئے ہیں۔ جو گرفتار شدہ حروں کے خلاف مقدمات کی سماعت کیا کریں گے۔

چنگکنگ ۱۱ جون۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مغربی سوئے یوان میں وویونگ کے مقام پر جاپانیوں نے پھر زہریلی گیس کا استعمال کیا ہے۔

لنڈن ۱۰ جون۔ نائب وزیر اعظم برطانیہ نے دارالعوام میں بیان کیا کہ آغاز جنگ سے گذشتہ ماہ ستمبر تک تمام سلطنت برطانیہ میں ۱۴ ہزار ۶۸۷ فوجی افسر کام آئے ہیں۔ جن میں ۱۲ ہزار ۳۴۳ انگریز تھے۔ اس عرصہ میں ایک لاکھ ۶۸ ہزار ۳۶ سپاہی کام آئے ہیں۔ جن میں سے ایک لاکھ ۳۲ ہزار ۴۶۹ انگریز تھے۔

لنڈن ۱۰ جون۔ برطانی بمبار کمانڈر کے افسر اعلیٰ اور مارشل ہیرس نے ایک بیان میں کہا کہ اب ایک ہزار سے بھی زیادہ طیارے جرمنی پر بمباری کیلئے جایا کرینگے۔ اور آئندہ جو حملے ہونگے۔ ان کے سامنے گذشتہ دنوں کے کولون اور ایسڈن وغیرہ پر حملوں کی حیثیت وہی ہوگی۔ جو شدید طوفان باد کے سامنے نسیم بہاری کی ہوتی ہے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ بمباری سے لڑائی جیتی نہیں جاسکتی۔ مگر ہم دکھا دینگے۔ کہ جیتی جاسکتی ہے۔

نیویارک ۱۰ جون۔ جنگی سامان کی ساخت اور پیداوار کے محکمہ کے انچارج نے ایک بیان میں کہا۔ کہ مئی کے مہینہ میں ایک کھرب ۴۱ ارب روپیہ سالانہ کی مالیت سے حساب سے جنگی سامان تیار ہوا ہے۔ یہ اپریل کے مقابلہ میں ایک ارب پچاس کروڑ روپیہ زیادہ ہے۔ آپ نے کہا۔ موسم سرما تک ۳ کھرب ایک ارب روپیہ سالانہ کی مالیت کا سامان تیار ہونا شروع ہو جائے گا۔

لنڈن ۱۰ جون۔ فلپائن پر قبضہ کے بعد جاپانی فوجی گورنر جنرل ہیباشی نے اعلان کیا تھا کہ فلپائن کو اب مکمل آزادی حاصل ہے لیکن قبضہ کے بعد ۷ جنوری سے فلپائن کے تمام اخبار بند کر دئے گئے۔ تمام عدالتیں بھی بند ہیں۔ اب صرف جاپانی اخبار شائع ہوتے ہیں۔ کسی شہر میں اگر کسی جاپانی پر کوئی حملہ کرے۔ اور حملہ آور گرفتار نہ ہو۔ تو جاپانی عدالتوں کو اختیار ہے۔ کہ اس شہر کے دس سرکردہ شہریوں کو گرفتار کر کے موت کی سزا دیں۔ وہاں لوگوں کو ریڈیو۔ تار۔ ٹیلیفون وغیرہ کے استعمال کی بھی اجازت نہیں۔ حتیٰ کہ وہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھی نہیں جاسکتے۔ آئین ساز اسمبلی توڑ دی گئی ہے۔

لاہور ۱۰ جون۔ پنجاب گورنمنٹ نے ایک پریس نوٹ میں کہا ہے۔ کہ جنگ کیوجہ سے چونکہ آجکل وزراء اور اعلیٰ افسروں پر کام کا بوجھ بہت زیادہ ہے اسلئے عوام الناس کو چاہیئے کہ اپنی شکایات مقامی افسروں کے ہی پیش کر کے ان سے ہی تدارک کرایا کریں اور وزراء اور دیگر افسران اعلیٰ کا وقت نخواہ مخواہ ضائع نہ کریں۔

ٹوکیو ۱۰ جون۔ جاپان ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ نازی پولیس نے معلوم کر لیا ہے کہ ہیڈرک پر حملہ میں انگریزوں کا ہاتھ تھا۔ اور حملہ آور پیرا شوٹوں کے ذریعہ اتارے گئے تھے۔

لنڈن ۱۱ جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ مئی کے مہینہ میں برطانی طیاروں نے بحیرہ روم و شمالی سمندروں میں محوریوں کے ۴۷ جہاز ڈبوئے یا ان کو نقصان پہنچایا۔ یہ تعداد صرف وہ ہے جس کے نقصان کا یقین ہے۔

دہلی ۱۰ جون۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے ایک ایسا نیا محکمہ کھولنے کی اجازت دیدی ہے۔ جس کا تعلق جہازوں وغیرہ کی تعمیر و مرمت کے کاموں سے ہوگا۔ ایڈمرل آر۔ آر۔ ٹرنر اسکے ڈائرکٹر مقرر ہوئے ہیں۔

دہلی ۱۱ جون۔ ملک معظم کے یوم پیدائش پر خطابات کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ مسٹر جسٹس بخشی ٹیک چند قائم مقام چیف جسٹس کو سر۔ خان بہادر نواب اللہ بخش خاں ٹوانہ بھی سر بنا دیئے گئے ہیں۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب جھنگ کو ایم۔ بی۔ ای کا خطاب ملا ہے۔ آنریری میجر عاشق حسین صاحب قریشی ایم۔ ایل۔ اے کو نواب کا اعزازی خطاب عطا ہوا ہے۔

لنڈن ۱۰ جون۔ مسٹر ایڈن نے آج دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس امر کی اطلاعات متواتر آرہی ہیں۔ کہ جرمنی میں پادریوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ انہیں نظر بندوں کے کیمپوں میں رکھنے کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

لنڈن ۱۰ جون۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل آسٹریلیا کے شمال میں مڈوے اور سلاموا پر جاپانی اور اتحادی طیاروں میں سخت ہوائی جنگ ہوئی۔ دشمن کے بہت سے ہوائی جہاز تباہ یا ناکارہ کر دئے گئے۔

لاہور ۱۰ جون۔ اخبار پرتاپ کے مہاشہ کرشن کے بیٹے مسٹر ویریندر کو پریس ایمرجنسی ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بعد میں دو ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کیا گیا۔ گرفتاری دو پوسٹروں کی اشاعت کے سلسلہ میں ہوئی ہے جو پرتاپ پر سنسر شپ کے زمانہ میں اور اس حکم کے خلاف شائع کئے گئے تھے ان کو چھاپنے والے دیوان پرنٹنگ پریس کے کیپر دیوان سنگھ صاحب کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔

واردھا ۱۱ جون۔ آج پنڈت نہرو صاحب نے گاندھی جی سے بات چیت کی۔ آج مولانا آزاد بھی یہاں پہنچ گئے ہیں۔ آج صبح دونوں پھر گاندھی جی سے ملے۔ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی تاریخ ابھی مقرر نہیں ہوئی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شایع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔